ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار

K.L.705

ضوابط

(۱) چندہ عوام سے سالانہ عمر شماری عہ
(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت
صر
علاوہ اس کے جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا
ایسے حضرات کے اسمائے گرامی اخبار کی فہرست
میں درج ہوں گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر
اس کی فضیلت بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ
سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا
(۴) حضرت بابا نانک کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں
پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا۔
(۵) تاج برطانیہ کی خیر خواہی

KHILAFAT LIBRARY

قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

مورخہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء

جلد ۷ | ایڈیٹر محمد یعقوب طاہر | سابق سورن سنگھ وڈوان | نمبر ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار نور قادیان

مورخہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء

نانک پنتھیوں میں تبلیغ کیلئے

کسقدر ضرورت ہے؟

ایڈیٹر نور کا بویا ہوا بیج کسطرح پھل لا رہا ہے

وہ کونسی خوش قسمت گھڑی تھی جب ہم نے سندھی میں
ٹریکٹ کر سندھی لوگوں میں تقسیم کیا۔ اس ٹریکٹ

گا تقسیم ہوا تھا کہ سندھ میں ایک شور بپا ہوگیا۔ ہمارے
جواب میں کئی ایک ٹریکٹ اور کتابیں لکھی گئیں اور
لکھی جا رہی ہیں۔ اس وقت تک ہماری طرف سے سوائے
ایک پمفلٹ کے اور کوئی جواب نہیں دیا گیا۔
وہاں کے لوگ ہماری طرف دیدۂ راہ ہیں کہ کب اور
کس وقت ہماری طرف سے جواب نکلتا ہے۔ حقیقتاً
اگر اس وقت ہماری طرف سے جواب نہ دیا گیا۔ تو پھر
یہ ایک ایسی ناقابل عفو کوتاہی ہوگی۔ کہ جس کا درد
ہمیشہ سکا سلے ہمارے سینوں میں رہیگی۔

[illegible] کے سناتنیوں او
[illegible] ٹریکٹ کا جواب دیا اس
[illegible] یہ لکھا گیا تھا۔ کہ بابا نانک
[illegible] مسلمہ [illegible] مثلاً وید

میں کثرت سے تقسیم کیا۔ ایک آریہ پنڈت نے ۷۲ صفحہ
کی کتاب لکھ کر سندھ کے کل دھرم شالوں اور ٹھاکر دواروں
میں مفت بھیجی۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے
ہیں۔ کہ ان لوگوں میں کسقدر مذہب کی لگن اور تڑپ
ہے۔ مگر دوسری طرف بیچارہ اکیلا ایڈیٹر نور ہی ہے
ایڈیٹر نور ایک بہت ہی غریب آدمی ہے۔ کام کرنے
کے لئے ایڈیٹر نور کے پہلو میں ایک بے چین دل ضرور ہے
مگر کتاب کی چھپوائی وغیرہ کے لئے روپیہ چاہیئے۔
جس کے لئے بیچارہ ایڈیٹر نور بالکل خالی ہاتھ ہے۔
کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ ایڈیٹر نور کے پہلو میں
ایک بے چین اور بے تاب دل ضرور
تبلیغ کی درد [illegible]

اسلامیہ پریس لاہور میں باہتمام مولوی

اندازہ صرف ایڈیٹر نور کا دل ہی لگا سکتا ہے۔ وہ لوگ کیا جانیں۔ جو گھر میں بیٹھے بیٹھے صرف اعتراض ہی کرنا جانتے ہیں۔ میں نے کئی دفعہ عرض کیا ہے۔ کہ سندھ میں قدرت نے بعض ایسے وسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ جس میں تبلیغ کا دائرہ نسبتاً زیادہ وسیع ہے وہ لوگ ناہی تو اسقدر متعصب ہیں۔ اور نہ ہی چھوت چھات کے زیادہ پابند ہیں۔ ایک دفعہ میں ایک دوست کے ہاں سندھ میں کھانا کھا رہا تھا۔ کہ ایک معزز نانک پنتھی دوست خاکسار کے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ میں نے انہیں بھی کھانے کے لئے عرض کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ حضرت باوا صاحب تو کھلم کھلا مسلمانوں کے ساتھ ملکر کھا پی لیا کرتے تھے۔ اس لئے آپ لوگ جو باوا صاحب کے سکھ یا مرید ہیں۔ آپ کو ہمارے ساتھ ملکر کھانے پینے میں کچھ عذر نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کہنا تھا کہ وہ معزز نانک پنتھی دوست بدوں کسی تامل اور تاخیر کے خاکسار کے ساتھ ملکر بیٹھ گئے۔ کھانا کھانے کے بعد جب وہ تشریف لیگئے۔ تو میرے ایک دوست نے کہا۔ کہ سندھ میں کچھ پرہیز نہیں ہے۔ یہاں لوگ کھلم کھلا بدوں کسی جھجک کے مسلمانوں کے ہاں کھا پی لیتے ہیں۔ یہ سنکر خاکسار کی حیرانی اور حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ کیونکہ پنجاب یا ہندوستان کے دیگر علاقوں میں ہندوؤں میں اشاعت اسلام کے لئے یہاں اور بہت سی روکاوٹیں ہیں۔ وہاں ایک بڑی بھاری رکاوٹ یہ بھی ہے۔ کہ لوگ مسلمانوں سے نفرت بہت کرتے ہیں۔ اگر مسلمان کا سایہ پڑ جائے۔ تو ہندو بھرشٹ۔ اگر مسلمان ہندو کے ساتھ چھو جائے تو اس کا کھانا بھرشٹ۔ مگر سندھ میں یہ بات نہیں ہے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ ملکر کھلم کھلا کھا پی لیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ساتھ انہیں کسی قسم کی کدیا اور تعصب نہیں ہے۔ ہاں انہیں اگر سمجھانا ہے۔ تو یہ کہ اسلام ایک سچا اور بے نظیر مذہب کل دعوے زمین کے ادیان میں سے اگر کوئی زندہ مذہب ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ جس میں شامل ہوکر بندہ اپنے مالک یا خدا کو خوش کر سکتا ہے اگر اسلام کی صداقت ان لوگوں کی سمجھ میں آجاوے۔ تو پھر سمجھو۔ کہ ان لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے کے لئے کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا۔ سندھ کے مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ سندھ کے مسلمانوں کا نمونہ کوئی اچھا نہیں ہے۔ وہ ہندوؤں کے ساتھ ملکر کھلم کھلا کھا پی لیتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے ساتھ ملکر ہندوؤں کے تہوار مناتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے ساتھ ملکر ہندوؤں کے بت پوجتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے ساتھ ملکر ہندوؤں کے مندروں میں جاتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے ساتھ ملکر ہندوؤں کے مذہبی میلوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے ساتھ ملکر ہندوؤں کے مذہبی جلسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے ساتھ ملکر ہندوؤں کے مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے ساتھ ملکر ہندوؤں کے مذہبی تہوار منا

سگے سئیل اپاء سمانی الکھ نہ لکھنا جائی ہے
(مارو محلہ ۱ سوہنی شبد ۲)

۳۔ نک سنندائت بھی پائیا
وید بڑھی بڑھ برہے جنم گنوایا
(آسا کبیر صاحب)

۴۔ پنڈت بیل نہ چوکے جی وید پڑھے جگ چار
تر، گنا مایا مول ہے موج ہوے نام وسار
(سوک محلہ ۳ سورٹھ وار محلا ۲)

۵۔ کبیر جہ مارگ پنڈت گئے پاچھ پرے بھیر
اک اوگھٹ گھاٹی رام کی تہ چڑھ رہیو کبیر
(سلوک کبیر صاحب)

تردید بُت اور دیوی دیوتا

دیوی دیوا پوجیئے بھائی کیا مانگو کیا دے
باہن نیر بگالئے بھائی جل بوڈہ تنبہ (سورٹھ محلا ۱)

گھر میں ٹھاکر نذر نہ آوے۔ گل میں باہن لئے لٹکاوے
(محلا ۵ سوہی)

اس سے آپ اندازہ لگالیں۔ کہ کسطرح خود خداوند میں تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے راستہ صاف کر رہا ہے اور کسطرح ایڈیٹر نور کی دلی تڑپ اور دلی کشش اپنا رنگ لا رہی ہے۔ اب ضرورت ہے۔ کہ دلی خلوص اور پورے زور کے ساتھ سندھ میں کام شروع کر دیا جاوے یہ خبر انبساط کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ انجمن ترقی اسلام نے اس کام کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ اور خاکسار نے کل حالات کو قلمبند کر کے سکرٹری ترقی اسلام کے پاس بھیجدیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ اس کا نتیجہ عمدہ ہی برآمد ہوگا۔

اگر خدا نے چاہا۔ تو میں انشاء اللہ تعالےٰ اپنے آئندہ پرچہ میں یہ خوش خبری ناظرین تک پہنچانے کے قابل ہو جاؤنگا کہ انجمن مذکور نے بہمہ وجوہ اس کام کو اپنے ذمہ لیلیہے اسوقت حضرت باوا صاحب کے عقیدہ کے متعلق سندھ میں خاص چرچہ ہے۔ سناتنی اور آریہ تو یہ کہتے ہیں۔ کہ باوا صاحب ہندوؤں کے عقائد کے پابند تھے۔ اور وہاں ایک فریق اللہ تعالےٰ نے ایسا کھڑا کر دیا ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ باوا صاحب ہندوؤں کے عقائد کی تردید کرتے تھے۔ اب ہم لوگوں کو پورے زور کے ساتھ یہ ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ باوا صاحب ہندوؤں کے کل مسلمہ عقائد سے بُعد پر تھے۔ جیسا کہ سندھ کے ہندوؤں کے ایک گروہ نے حال ہی میں اس کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں سے چند شلوک اس مضمون میں بھی دیئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ مرحلہ تو ایک حد تک طے ہو گیا اب ہمیں پورے جوش اور طاقت کے ساتھ اس امر کو کماحقہ آشکارہ اور مبرہن کر دینا چاہیئے۔ کہ باوا صاحب اگر ایک طرف ہندوؤں کے مسلمہ عقائد کی تردید کرتے تھے۔ تو دوسری طرف مسلمانوں کے مسلمہ عقائد کی تائید میں تھے اور سختی سے پابند۔ حج کعبہ کے لئے ہزار صعوبتیں اور تکالیف اٹھا کر گئے۔ نماز روزہ کے متعلق یہ فرماتے ہیں۔

تنبہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائے
(سری راگ محلا پہلا)

یعنی وہ لوگ جو تیس روزے رکھتے اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ وے شیطانی وساوس سے دور ہو کر بارگاہ الٰہی کے مقرب ہو جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

غرضیکہ اسلام اور اسلام کے عقائد کی تعریف میں تمام گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی وغیرہ بھری پڑی ہے ضرورت ہے کہ پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ سندھ میں کام شروع کر دیا جاوے۔ ہمارا کام محنت کرنا ہے۔ اور نتیجہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے ٭

KHILAFAT LIBRARY

نیوگ کے مسئلہ پر رائے زنی کرنا فحش نویسی میں داخل نہیں ہے

چند ماہ ہوئے امرتسر کے گورمکھی اخبار "شہید" کے ایڈیٹر و پبلشر بھائی چرن سنگھ صاحب پر آریوں کے خلاف فحش اور دل آزار مضامین لکھنے کی بنا پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور اُنپر ۴۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا تھا۔ اب خبر ہے کہ بھائی چرن سنگھ کو صاحب سشن جج امرتسر نے اپیل پر بری کر دیا ہے۔ بقول ہمعصر "ٹریبیون" سشن جج صاحب نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ مضمون زیر بحث کسی آریہ سماجی نے نہیں لکھا ہے۔ بلکہ یہ انھیں مطلع کرنے کے لئے اُنپر ایک حملہ ہے۔ کہ وہ تندرست بچے پیدا کرنے میں اپنی مذہبی ہدایات پر کیوں عمل نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ سشن جج صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ مذہبی تصانیف میں سے اقتباس دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند کی رو سے فحش نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ اور کہ آرٹیکل مذکور میں **وہ حصے صرف وہی ہیں۔ کہ جو مذہبی تصانیف میں سے اقتباس ہیں۔** یا نفس مضمون کے لحاظ سے ان اقتباسوں کے مطلب کے ہیں یا وہ ہیں۔ کہ جنہیں ان حوالجات پر رائے زنی کی گئی ہے۔ لہٰذا انڈین لاء رپورٹ نمبر ۳۹ کلکتہ ۲۷۷ کے بموجب وہ آرٹیکل فحش نہیں ہے۔ سشن جج کے اس فیصلہ سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نیوگ جیسے مسئلہ کے متعلق آریہ سماجیوں کی مذہبی کتب میں سے

.....

اُن حوالجات کو نقل کر کے اُنپر رائے زنی کرنا اور انہیں اپنے اصل روپ میں ظاہر کرنا فحش نویسی میں شامل نہیں ہے۔

قیصر کا ذاتی نقصان

اس جنگ میں یوں تو بہت سے ممالک روپیہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں بہت سے پیشوں کو نقصان پہنچا ہے لیکن قیصر جرمن نے بھی چند اور ب دولت کے علاوہ اپنا ذاتی سرمایہ برباد کیا ہے چنانچہ اندازہ کیا گیا ہے کہ قیصر اس وقت تک ۴۰ لاکھ پونڈ (۶ کروڑ روپیہ) کا خسارہ اٹھا چکا ہے۔ قیصر کی ذاتی جائداد ۷۰ ہزار پونڈ کی ہے جس کا بڑا حصہ بہت سے کارخانوں اور کمپنیوں کے حصوں میں لگا ہوا ہے۔ لیکن آجکل جرمنی کے اکثر کارخانے بند ہیں کیونکہ تجارت درآمد و برآمد معطل ہے اس لئے تمام کارخانوں بجز کرپ کے کارخانہ کے نقصان ہی نقصان ہے اور شائد یہی وجہ ہے۔ کہ ولیعہد جرمنی لوٹ مار کا نہایت شائق ہے ٭

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ - نکات اور رائیں

آریہ سماج کا مہتروں میں کام

حقیقتاً آریہ سماج میں ایک کام کرنے والی روح ہے۔ آریہ گزٹ نے لکھا ہے۔ کہ ہاپوڑ میں میں آریہ سماج کے دو مشنری بڑے زور شور سے مہتروں میں کام کر رہے ہیں۔ جسکی وجہ سے مہتر آریہ سماج کے بہت قریب آرہے ہیں۔ آریہ سماج ہاپوڑ بھی اس کام میں یتھا شکتی مدد کر رہا ہے۔ یہاں کے سبھاسد اکثر ان لوگوں کے گھروں پر جا کر اپدیش و لیکچر میں شامل رہتے ہیں۔ اس کام کے لئے لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے خاص جوش سے کام کرتے ہیں"

دل چاہتا ہے کہ مسلمان واعظین بھی مہتروں اور چماروں وغیرہ میں جاکر اسلام کی صداقت ظاہر کریں۔ سب سے پہلے اچھوت اقوام میں تبلیغی راز کو مسیح قوم نے معلوم کیا اس کے بعد آریہ سماج نے محسوس کیا۔ مگر مسلمان پڑے منہ تک رہے ہیں۔ خدا جانے ان مست الست لوگوں کو کب ہوش آئیگی۔ آخر سستی کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے ؛

گیتا اور آریہ سماج

اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ ماسٹر درگا پرشاد صاحب کا ایک مضمون درج کیا گیا ہے جس میں ماسٹر صاحب نے گیتا کو پایۂ قبولیت سے گری ہوئی کتاب ثابت کرنا چاہا ہے اور حضرت کرشن پر بھی بہت کچھ لے دے کی گئی ہے۔ اب اس کے متعلق مہاشہ شیر سنگھ صاحب اُپ منتری ویدپرچارنی سبھا مظفر گڈھ لکھتے ہیں۔ کہ اگر گیتا ہندوؤں کے زوال کا موجب ہے۔ تو وید منتر جو کشاتر دھرم کا پالن کرنے کی ہدایت کرتے ہیں جن کے ادھار پر گیتا تیار کی گئی ہے۔ سب سے پہلے ہندوؤں کے زوال کا سبب گردانے چاہئیں۔ اور پھر منوسمرتی کا شلوک باپ اپنی تصنیف میں جس کے سوامی دیانند نے بھی خوب حوالے دیئے ہیں۔ اس بات کو بھی زوال کا موجب سمجھنا چاہیئے وغیرہ وغیرہ۔

دیکھیں اب ماسٹر آتمارام اور ماسٹر درگا پرشاد صاحب ویدوں اور منوسمرتی کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

ایک غلط معیار

کیپٹن اے۔ سی گوڈرنے جہانسی مشن کانفرنس میں ایک مضمون پڑھا۔ جس میں یہ ایک طے شدہ امر مانا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی گرجے باہر کی مدد کے بغیر نہیں چل سکتے۔ یہ اصول کے روزنامچہ میں لکھا ہوا ہے۔ اور میں اس اصول کے قائم ہونے کے وقت اس کی خوشی کا اندازہ کر سکتا ہوں کہ کیا ہوگی۔ اور اصل بات یہ ہے۔ کہ ہندوستانی گرجے اپنے بل کام نہیں کر سکتے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے سامنے جو آدرش پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک پختہ عمارت گرجے کی مغربی صفت کی ہو۔ ایک بڑی تنخواہ پانے والا پادری کسی مغربی فرقہ کا ہو۔ بڑی تنخواہ کے مدرس ہوں۔ جو انگریزی زبان کی بجائے ان کی مادری زبان کے پڑھاویں۔ ایک جماعت مغربی لباس میں ہو۔ اور مغربی تمدن کے اختیار کرنے کی فکر میں رہے۔ غرضیکہ شروع سے آخر تک مغربیت ہی مغربیت ہو۔ حالانکہ حضرت عیسےٰ ایشائی تھے۔ امریکن یا یورپین نہیں تھے۔ اور سادگی پسند تھے ؛

ان سطور کو پڑھ کر مغربی تہذیب پر فدا شدہ اگر غور کریں گے۔ تو ان کا بھلا ہوگا۔

آسمان پر چڑھا کر سیڑھی کو کھینچ لیا

یہ دردناک سرخی سکھوں کا اخبار شہید لکھتا ہے۔ کہ گوروجی نے تو سکھوں کے بہروسہ کام کیا تھا۔ کہ پنج اقوام کو تحت الثریٰ سے نکالکر بلندی پر لائے۔ مگر کسقدر رنجدہ امر ہے۔ کہ خالصہ جی نے اب سکھوں کو اٹھا آکاش پر چڑھا کر سیڑھیوں کو کھینچ لینے کا کام کیا ہے"۔

شہید کے ایڈیٹر کے الفاظ واقعی دردانگیز ہیں۔ شاید شہید کا ایڈیٹر اس امر سے ناواقف نہیں ہوگا۔ کہ بھائی لکھ بیر سنگھ صاحب جو مسلمانوں سے سکھ بنے ہیں۔ اور ان کی رہت پر کسی سکھ کو کبھی حرف رکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ مگر جب دربار صاحب امرتسر میں کڑاہ پرشاد تقسیم کیا جاتا ہے۔ تو اس وقت بھائی لکھ بیر سنگھ صاحب کو دربار صاحب میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے اب آپ ہی بتلائیں۔ کہ کسی اور غیر سکھ کو سکھ بننے کا حوصلہ ہو۔ تو کس سلوک پر۔ اغیار کو اپنے میں ملانے کے لئے بزرگان اسلاف کے نمونہ کی ضرورت ہے۔ جو سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں یہ بات میسر نہیں ہوتی۔

کیا مسلمان ہونا جرم ہے؟

ایک ہمصر نے راجپوتانہ کی چند ریاستوں میں مسلمانوں سے تعصب کرنے کی مثالیں دی ہیں۔ راجپوتانہ میں بہت سے مڈل اور ہائی سکول ہیں۔ جن میں مسلمان طالب علم داخل ہی نہیں کیا جا سکتا۔ خواہ وہ ہر روز گنگا جل میں اشنان کر کے داخل ہوا کرے۔

(۲) حال میں ایک معزز افسر مسلمان کو ایک شہر کے مسافر خانہ میں محض اس لئے نہ ٹھہرنے دیا گیا تھا۔ کہ وہ مسلمان تھا۔

(۳) راجپوتانہ مالوہ میں ایسے راجہ مہاراجہ کے نام میں بتا سکتا ہوں۔ جو سوا پہر دن چڑھے تک کسی مسلمان کا منہ دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

(۴) ایک ڈاک خانہ ایک رئیس نے اس شرط پر اپنے شہر میں کھولنے دیا۔ کہ وہاں بھی کوئی مسلمان پوسٹماسٹر نہ بھیجا جاوے۔ کیا کسی اسلامی ریاست میں بھی ہندوؤں کے ساتھ ایسا سلوک ہوتا ہے؟

اس سے آپ اندازہ لگالیں کہ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اجمیر میں ڈیرہ لگایا ہوگا انہیں اشاعت اسلام کے لئے کسقدر مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔ اور اب جو اجمیر کے گردونواح اور راجپوتانہ میں چند مسلمانوں کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ یہ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی سعی بلیغ اور قوت قدسی کا نتیجہ ہے۔ حضرت چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا نمونہ ہر ایک مبلغ کے لئے اسوہ حسنہ ہے ؛

ایڈیٹر خالصہ اخبار کی میدان میں اترنیکی دھمکی

ایڈیٹر نور جس متانت اور سنجیدگی سے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ پر روشنی ڈال رہا ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے۔ خالصہ اخبار کا ایڈیٹر جسے یہ توجرأت نہیں کہ ہمارے پیش کردہ اثبات میں سے کسی ثبوت کا رد کرسکے۔ ہمیں یہ دھمکی پلاتا ہے۔ کہ ایڈیٹر نور یہ بحث بند کردے۔ ورنہ خالصہ اخبار کو میدان میں اترنا پڑیگا۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ پیارے دوست خالصہ اخبار کے کسی لیڈر میں جب کبھی کوئی گرنتھ کا شلوک ہی درج نہیں کیا جاتا۔ تو ایسا دوان اور گرنتھی ایڈیٹر ضرور ہی بحث کے لئے میدان میں اترے گا۔ چہ خوب!

خالصہ اخبار کے لئے ایک نصیحت

خالصہ اخبار کا ایڈیٹر اس امر کا حامی ہے۔ کہ سکھ ایجوکیشنل کانفرنس میں گرنتھ صاحب کا پرکاش ضرور ہونا چاہیئے۔ ہم خالصہ اخبار کے ایڈیٹر کی اس سپرٹ کی قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ مذہبی سوسائیٹی بغیر اپنے ہی گرنتھ کے پرکاش کے ٹھیک ایسے باغبان کے مشابہ ہے جو ایسے باغ میں رہتا ہے۔ جس کے ثمرات تک اس کی رسائی نہیں ہے۔ اس لئے خالصہ اخبار کے ایڈیٹر کی روش متعلقہ گرنتھ پرکاش قابل قدر ہے۔ مگر کسقدر حیرانی اور تعجب کی بات ہے۔ کہ خالصہ اخبار کے لیڈر ہمیشہ شری گورو گرنتھ صاحب کے پوتر شلوکوں سے خالی ہوتے ہیں۔ یہ معمہ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ اس سے تو لائل گزٹ ہی اچھا ہے۔ جو کم از کم لیڈر میں تو دو چار شلوک لکھ دیتا ہے ؛

آریہ سماج میں کیسی سپرٹ کام کر رہی ہے

اگرچہ آریہ سماج کے مذہبی خیالات میں پہلے کی نسبت فرق ہے مگر ان لوگوں میں جو حب قومی اور کام کرنے کی روح ہے۔ اس سے انکار کرنا بہت مشکل ہے۔ پٹیالہ میں جب آریہ سماج نے دیکھا۔ کہ ان کے دو بھائی مصیبت میں ہیں۔ اگر کوئی اور سوسائٹی ہوتی۔ تو یقیناً وہ ریاست کی طرف سے مقدمہ چلنے کا نام سنکر ہی ماتھا پکڑ کر بیٹھ جاتی۔ مگر جب آریہ سماج کے سامنے یہ سوال آیا۔ تو صرف یہی نہیں۔ کہ بڑے بڑے لائق فائق پلیڈر مفت پیروی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ بلکہ جب آریہ سماج نے مقدمہ کی پیروی کے لئے اپیل کی۔ تو بجائے پانچہزار کے آناً فاناً میں دس ہزار روپیہ جمع ہوگیا۔

مسلمانوں اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ کہ تم میں بھی کسی مجاہد بھائی کو مصیبت میں پڑے دیکھ کر اس کے دکھ درد میں حصہ لینے کے لئے آمادگی ہے۔ الا ماشاء اللہ ورنہ موے کو مارے شاہدار کی مشہور ضرب المثل پر۔ عمل کرنے والے اکثر تیس مارخان کھڑے ہو جاویں گے ؛

KHILAFAT LIBRARY

شاہان مغلیہ اور سکھ گوروؤں کے تعلقات

ہمارے بعض سکھ دوست جنہیں بیچارے مسلمانوں کے ساتھ اسقدر قد ہے۔ کہ اگر ایک گاؤں میں سکھ زیادہ ہوں۔ اور مسلمان کم۔ تو سکھ دوست مسلمانوں کو اذان تک نہیں دینے دیتے۔ پنجاب میں ایسی مثالیں سے گدر کر ہزاروں مثالیں ہیں۔ مگر اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ مسلمان برسر حکومت تھے۔ تو وہ سکھوں کے ساتھ کیا کچھ سلوک روا رکھا کرتے تھے۔ سو اس کے لئے ہم کہیں دور نہیں جاتے۔ ۲۲۔ اگست کے لائل گزٹ سے چند سطور درج کرتے ہیں۔ لائل گزٹ لکھتا ہے ؛

"کہ جس جاگیر کا مورخوں نے ذکر کیا ہے۔ کہ تت خالصہ کو ملی۔ وہ تو شری گورو امرداس جی مہاراج کے عہد مبارک سے اکبر بادشاہ کی طرف سے گورو کے لنگر کے نام لگی ہوئی تھی"؛

اب خیال فرمایئے۔ کہ شاہان اسلام تو سکھوں کے معبدوں کا احترام کرتے ہوئے کھلے دل سے معقول جاگیریں دیتے ہیں۔ مگر سکھ صاحبان زیادہ زور پانے پر مسلمانوں کو اذان تک نہیں کہنے دیتے۔ آہ!

سناتنی دھرم الہام کی ضرورت پر

سناتن دھرم پرچارک اپنے دسمبر کے پرچہ کرشن نمبر میں لکھتا ہے

سناؤں تمہیں کیا تمہاری کہانی
سنو جو کہ ہوتی ہے آکاش بانی
تمہارے ہی ہاں جمنی ودیاکی دیوی
تمہاری ہی تو تھی زباں دیو بانی

اس جگہ خیال فرمایئے۔ کہ سناتن دھرم نے آکاش بانی کو کسطرح افضل اور اکمل گردانا ہے۔ درحقیقت مذہب کی جان اور روحانیت کی روح آکاش بانی یا الہام ہی ہے۔ مگر کیا سناتن دھرم پرچارک کا ایڈیٹر بتلا سکتا ہے کہ اسوقت سناتنی بزرگوں میں سے کس کس کو آکاش بانی کا شرف حاصل ہے؟ ورنہ ذرا اسلام کی طرف نظر اٹھا کر دیکھئے کہ اس وقت بھی کسطرح خدا اپنے پیارے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ جسکا اعلیٰ نمونہ میرا آقا حضرت مسیح موعود ہے ؛

ہم اپنے فرض کو کب پہچانیں گے

ایک آریہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ موضع درجن پور میں ۲۵ نو مسلم راجپوتوں کی شدھی بڑے زور شور سے ہوئی۔ پنڈت درگا پرشاد جی سناتنی پنڈت بھی شدھی میں شامل تھے۔ افسوس روز روز ہمارے کانوں میں یہ دلخراش آوازیں پہنچتی ہیں۔ کہ آج فلاں جگہ اسقدر شدھ ہوگئے۔ اتنے مسلمانوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو ترک کرکے جنیو اور چوٹی رکھ لی۔ مگر افسوس کہ ہمارے احساس ٹس سے مس تک نہیں ہوئے۔ نام کو تو بیسوں

انجمنیں ہونگی - مگر آریہ سماج کی بڑھتی ہوئی رو کو خام عقیدہ مسلمانوں کو از سر نو مسلمان بنانے کے لئے بہت ہی کم لوگوں کے قلوب میں خیال پیدا ہوتا ہے۔

عمر معلوم کرنا

یورپ میں نوجوان لیڈیاں اپنی عمر بتانے سے شرمایا کرتی ہیں۔ اور یہ مشہور ہے کہ جبتک نوجوان لڑکی بیاہی نہ جاوے۔ وہ اپنی ٹھیک ٹھیک عمر نہیں بتلاتی۔ اس بات کو معلوم کرنے کے لئے داناؤں نے کئی طریقے نکالے ہوئے ہیں۔ ذیل کے طریقہ سے عمر اور پیدائش کے ماہ کا پتہ لگ جاتا ہے طریقہ یہ ہے۔

اس سے کہو کہ وہ اپنی پیدائش کے مہینہ کا ہندسہ اپنے پاس لکھ لے۔ ازاں بعد اس کو ۲ سے ضرب دے پھر اس حاصل شدہ ہندسہ میں جمع کرے۔ اور پھر اس کو ۵۰ سے ضرب دے۔ پھر اس میں اپنی عمر کا ہندسہ جمع کرے۔ ازاں بعد اس میں سے ۳۶۵ تفریق کر دے۔ اور پھر ۱۱۵ جمع کرے اب جو کچھ بنے وہ تم کو بتاوے۔ اس میں سے دائیں طرف کے دو ہندسے اس کی عمر بتلا دیں گے۔ اور بائیں طرف کا ہندسہ اس کی پیدائش کا ماہ۔

مثال یہ ہے ۱۔ کہ ایک شخص اگست یا کاتک میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اس وقت اس کی عمر ۳۰ سال کی ہے۔ اب حساب اسطرح سے شروع ہوگا۔

۸ × ۲ = ۱۶ + ۶ × ۵ = ۲۱ ÷ ۲۱ × ۵۰ = ۱۰۵۰

۱۰۵۰ × ۳۰ - ۱۰۸۰ + ۱۰۸۰ - ۳۶۵ = ۷۱۵

۷۱۵ + ۱۱۵ = ۸۳۰ - یعنے عمر ۳۰ سال اور پیدائش کا آٹھواں - یعنے اگست یا کاتک ٭

چین میں استادوں کی ذمہ واری

چین میں اگر کوئی لڑکا اپنے والد کو قتل کرے۔ تو اس کی پاداش میں اس کو پھانسی کی سزا دی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس لڑکے کے معلم کو بھی دار پر لٹکایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے لڑکے کو عمدہ تعلیم کیوں نہیں دی۔ چین میں استادوں کی ذمہ واری بھی کسقدر مشکل ہے ٭

KHILAFAT LIBRARY

ایک عجیب حکمران جو کبھی غسل نہیں کرتا

افریقہ کے ایک صحرائی مقام میں اردنامی ایک جنگلی قوم آباد ہے جس کا بادشاہ گایوں کا چرواہا ہوتا ہے۔ یہ بادشاہ بننے کے بعد کبھی غسل نہیں کر سکتا۔ بلکہ دوسرے تیسرے دن گھی کی سارے جسم پر مالش کر لیتا ہے اور گوشت اور دودھ کے سوا اور کوئی چیز نہیں کھا سکتا۔ اور کسی آدمی کو یہ حکم نہیں ہے۔ کہ وہ بادشاہ کو کہاتا پیتا دیکھ سکے۔ بادشاہ کی گائیں بڑی متبرک مانی جاتی ہیں۔ کسی کو ان کے دیکھنے تک کا حکم نہیں ہے اگر گائیں اتفاق سے سامنے آجائیں۔ تو فوراً آنکھیں بند کرنی پڑتی ہیں۔ کیونکہ ان کی طرف دیکھنا شاہ کی توہین میں داخل ہے۔ بادشاہ کے انتقال کرنے پر اس کو چمڑے میں دبا کر دفن کر دیتے ہیں ٭

ایک سکھ اخبار کا حضرت اورنگ زیب پر جھوٹا الزام

لائل گزٹ لکھتا ہے کہ شری گورو مہاراج کو اورنگ زیب نے مسلمان ہونے کے لئے کہا۔ تو ستگورو نے جواب دیا کہ کیا تو مجھے اپنے جیسا مسلمان بنایا چاہتا ہے۔ میں اس قوم کو پیدا کرنے کے لئے آیا جو تخت و تاج کے لئے باپ کو قید اور بھائیوں کو قتل نہیں کرے گی۔ بلکہ خدا کے نام و محبت کے سامنے تمام دنیا کی بادشاہت کو ہیچ سمجھے گی۔ جو کمزوروں پر تلوار نہ چلائے گی۔ بلکہ کمزوروں کی حفاظت کرے گی۔ جو ظلم نہیں کرے گی۔ بلکہ لوگوں کو ظلم سے بچائے گی۔ جو ان تینوں (غیر مذاہب والوں) سے تعصب نہیں کرے گی۔ بلکہ پیار کرے گی۔ جو بیوفا نہیں بلکہ وفادار ہوگی ٭

گورو گوبند سنگھ کی رائے حضرت اورنگ زیب کے متعلق

خالصہ بہادر جو الزام حضرت اورنگ زیب جیسے متقی پرہیزگار خدا دوست شہنشاہ پر لگائے ہیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ گورو گوبند سنگھ صاحب حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آپ اپنی مشہور و معروف کتاب دسم گرنتھ میں اورنگ زیب رح کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

خوشا خوشنتن شاہ شاہان اورنگ زیب
چہ چالاک و دستور و چابک رکیب
کہ روشن ضمیر است حسن و جمال
خداوند بخشندہ ملک و مال ؛
کہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمین
کہ دارو ئے دوراست و دارا زمین
شریعت پرست و فضیلت مآب
حقیقت شناس و مطبع کتاب

اب ہم لائل گزٹ کی تحریر کو معتبر سمجھیں۔ یا شری گورو گوبند سنگھ صاحب کے اقوال کو ٭

مبارکباد

الحمد للہ کہ ۲۳ - اگست ۱۹۱۵ء کو میرے برادر مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی کے صاحبزادہ عبدالقادر کا نکاح بلقیس بنت میاں جعفر علی خان صاحب فیروزپوری کے ساتھ مبلغ ۳۰۰۰ حق مہر پر باندھا گیا ہیں اور نور کے جملہ ناظرین اس تقریب سعید پر جانبین کو مبارک باد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو طرفین اور متعلقین کے لئے دینی اور دنیوی بہتری کا موجب بنا دے۔ اور اس مبارک جوڑہ کو صالح اور خادم دین اولاد عطا فرماوے۔ آمین

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
ورنہ عدم تعمیل معاف

اِسلام اور قوانینِ منو

(روزانہ "زمیندار" لاہور کے دو مضامین کا ریویو)

KHILAFAT LIBRARY

آریہ دوستوں نے اسلام کو بدنام کرنے اور اسکے مقابلہ پر ویدک دھرم کی تعلیم کو اعلیٰ ظاہر کرنے میں جو کام کیا ہے - یا کر رہے ہیں۔ وہ اپنے نتائج پیدا کرنیکے بغیر نہیں رہا - ہم گذشتہ پرچوں میں اس بات پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ کہ وہ کس طرح ہزاروں کی تعداد میں ٹریکٹ مسلمانوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ انکی ایڈیشنل ولیکچرار جا بجا چکر لگا کر سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے اپنے دائرہ اثر میں لاتے چلے جا رہے ہیں باوجود شکست پر شکست کھانے کے وہ حوصلہ ہارنے کے لیئے تیار نہیں ہیں۔ انکی اس لگاتار جدّوجہد کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ انکی اکیلی "بھارت شدھی سبھا" نے گذشتہ چند سال کے عرصہ میں چار ہزار کے قریب مسلمانوں اور دیگر اقوام کے لوگوں کو مونڈ کر آریہ بنا ڈالا ہے۔ اور وہ لگاتار نو مسلموں کو آسانی کے ساتھ آریہ بناتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر انکا یہ کام صرف جاہل مسلمانوں تک ہی محدود ہوتا تو چنداں مضائقہ نہیں تھا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انکی آہنی میخ کی باریک نوک بعض تعلیم یافتہ مسلمانوں کے دلوں میں بھی گھستی چلی جا رہی ہے۔ اور وہ بھی یہ خیال کرنے لگے ہیں۔ کہ درحقیقت اسلام کے مقابلہ پر آریوں کی کتب کی تعلیم بہت اعلیٰ ہے۔ ایسے مسلمانوں کا یہ خیال زیادہ تر آریوں کی مسلمہ کتب سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اگر ان اصحاب نے آریوں کی دینی کتب کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو غالباً وہ ایسے خیالات کا اظہار نہ کرتے مثال کے طور پر ہم یہاں پر مسلمانوں کے روزانہ اخبار "زمیندار" لاہور کے بعض مضامین میں سے چند فقرات پیش کرتے ہیں۔ جنسے پتہ لگ جائیگا۔ کہ مسلمانوں کے لیڈنگ اخبارات بھی کس طرح منوجی مہاراج کی تعلیم میں رنگے جا رہے ہیں۔ اور وہ کس طرح ویدک کتب کے مقابلہ پر اسلامی تعلیم کو بُرا سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اگر یہی لیل و نہار ہیں۔ تو آریہ سماج کے پاؤ بارہ ہیں۔ ہم عصر "زمیندار" اپنے یکم اور دو ئم جولائی کے پرچوں میں لکھتا ہے:-

"اس کے علاوہ میں لاہور کے رؤسا سے بخوبی واقف ہوں۔ اور اُن رئیسوں کو بھی جانتا ہوں جو قوم کے آرائیں رئیس بن گئے ہیں ..... اس ملک کے لیئے جو تعلیم منوجی مہاراج نے قائم کی تھی۔ اسکو شاہانِ اسلام نے بھی قائم رکھا تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ نے از راہ نیک نیتی منوجی کی تعلیم کے خلاف عمل کیا۔ اور اس کا ثمر ایسے ہی تعلیم یافتہ اشخاص ہیں۔ مجھ سے یہ قصور سرزد ہو گیا ہے۔ کہ نیک نیتی اور وفاداری کے لحاظ سے میں نے اپنا فرض سمجھا۔ کہ گورنمنٹ کی عام تعلیم کے رجحان کو روکنے اور منوجی مہاراج کے طریقہ تعلیم کو قائم رکھنے کا مشورہ دوں۔ تاکہ کمینہ لوگوں پر عام تعلیم کا دروازہ بند کیا جاوے۔ یہ امر پیسہ اخبار اور اس کے رفقاء باغبان پورہ فیملی کو ناگوار گذرا۔ کیونکہ یہ مشورہ انکی ذات اور قوم کے منافی ہے ..... مجھکو پیسہ اخبار کی ذاتیات سے کچھ بحث نہیں ہے۔ کیونکہ میں شودر کلاس سے نہیں ہوں۔ بلکہ برہمن الاصل ہوں البتہ ناظرین ایک مشہور و معروف اخبار کے پرانے فائل سے پیسہ اخبار کی ذاتی شخصیت کا اندازہ کر سکتے ہیں "زمیندار۔ ۱-۲- جولائی ۱۹۱۵ء" مذکورہ بالا چند اقتباسات "زمیندار" کے مضامین میں سے اس لیئے دیئے گئے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے بعض دوستوں نے جو زہر اسلام کے اعلیٰ اصولوں کے برخلاف پھیلا رکھا ہے۔ اس کا اثر مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ پر بھی ہونے لگ گیا ہے۔ ہمیں اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ "زمیندار" اور "پیسہ اخبار" کی کیوں دشمنی ہے ہمارا "زمیندار" کی پارٹی سے کسی قسم کا تعلق ہے نہ "پیسہ اخبار" کی پارٹی سے کسی قسم کا واسطہ ہے ہم تو صرف اس بات کو دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ "زمیندار" جو کسی زمانہ میں اسلام کی حفاظت کی خاطر مخالفین اسلام کے برخلاف سینہ سپر رہتا تھا۔ وہ آج خود اسلام کی سپرٹ کو کچل رہا ہے۔ اور اسلام کی اخوت و مساوات و حریت کے مقابلہ پر منو مہاراج کے قوانین کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ اس کی زیادہ تر وجہ یہی ہو سکتی ہے۔ کہ یا تو اسکو قوانین منو کے بارے میں کوئی واقفیت نہیں ہے۔ یا وہ دل سے قوانین منو کا اسقدر گرویدہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ نہ صرف گورنمنٹ پر ہی ان قوانین کی خلاف ورزی کرنیکے لیئے منہ کھولتا ہے بلکہ شاہانِ اسلام پر بھی یہ الزام تراشنے کی جرأت کرتا ہے کہ وہ بھی منو مہاراج کے قوانین پر عمل پیرا تھے۔ وہ کونسا سچا مسلمان ہے۔ جو اس بات کو نہ جانتا ہو۔ کہ اسلام اس قسم کی ذات پات کی تعلیم و تقسیم کا قائل نہیں ہے۔ جس کی کہ منو نے تعلیم دی ہے۔ نہ ہی وہ "برہمن الاصل" ہونے پر شرافت کا دارومدار رکھتا ہے بلکہ اسلام پاک اور قرآن مجید شرافت کا معیار اَکْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ پیش کرتا ہے۔ اسلام میں نہ کوئی برہمن ہے۔ نہ کھتری۔ نہ ویش نہ شودر۔ نہ اتی شودر۔ نہ چنڈال۔ نہ اتی چنڈال۔ بلکہ وہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کی زنجیر میں تمام اہل اسلام کو جکڑ کر كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْص بن جانے اور بنا ڈالنے کی تعلیم دیتا ہے۔ نہ صرف یہی کہ وہ ذات کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔ بلکہ وہ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى کا تازیانہ بھی لگا دیتا ہے۔ تاکہ کوئی مسلم اپنے زہد و اتقا کے بھروسہ پر دوسروں سے بڑا بننے اور تکبر کرنے کی پاداش میں اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کا ہم جنس نہ بن جائے۔ اسلام پاک کی ایسی اعلیٰ تعلیم کی موجودگی میں "زمیندار" کا قوانین منو کی بنا پر ذات پات کی تائید کرنا اور اہل اسلام میں سے کسی پر "شودر" کسی پر "آرائیں" ہونیکا طعنہ مارنا اور "برہمن الاصل" ہونے پر گھمنڈ کرنا۔

KHILAFAT LIBRARY

اسلام کی سخت توہین وتذلیل ہے۔ اس کا باعث سوائے اسکے اور کیا سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ یا تو "زمیندار" قوانین منو سے ناواقف ہے۔ یا وہ ہندو مسلمانوں کے "اتحاد" کی "ویدی" پر اسلام کی اخوت و مساوات وحریت کو منو کے قوانین کی کندچھری کے ساتھ ذبح کرڈالنا ضروری سمجھتا ہے۔ کچھ ہی ہو۔ ہم یہ ضرور کہیں گے۔ کہ بعض دوست جو اسلامی اصولوں کو کچلنے کے لیئے زہر پھیلا رہے ہیں وہ اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہا۔ "زمیندار"، منو مہاراج کے جن قوانین کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ اُن کا تھوڑا سا نمونہ ہم یہاں پیش کرتے ہیں منو مہاراج فرماتے ہیں

(۱) اگر شودر کسی برہمن کھشتری یا ویش کو گالی دے تو اُس کی زبان کاٹ ڈالنی چاہیئے۔ اس لیئے کہ شودر کی پیدائیش ہی ناپاک ہے۔ (۸/۲۷۰)

(۲) اگر کوئی شودر کسی برہمن۔ کھشتری یا ویش کو اُسکا نام لیکر بلائے۔ تو اُسکے حلق میں ایک فٹ لمبی لوہے کی گرم گرم میخ ٹھونک دینی چاہیئے۔ (۸/۲۷۱)

(۳) اگر کوئی شودر کسی برہمن کو دھرم کی بات کہے۔ یا نیک نصیحت کرے۔ تو راجہ کو چاہیئے۔ اُس شودر کے مُنہ اور کان میں اُبلتا ہُوا تیل ڈال دے۔ (۸/۲۷۲)

(۴) اگر کوئی اینتج (اتی شودر) کسی دوج کو مارے تو جس عضو سے وہ مارتا ہے۔ اُسکا وہ عضو کاٹ ڈالنا چاہیئے یہ منو کا قانون ہے۔ (۸/۲۷۹)

(۵) اگر شودر ہاتھ یا لاٹھی سے مارے تو اُسکا ہاتھ کاٹ دیا جاوے۔ اگر لات مارے تو اُسکا پاؤں کاٹ دینا چاہیئے۔ (۸/۲۸۰)

(۶) اگر کوئی شودر کسی دوج کے برابر بیٹھے۔ تو اُسکی کمر میں داغ دیکر گاؤں سے نکال دینا چاہیئے۔ (۸/۲۸۱)

(۷) اگر کوئی شودر کسی دوج پر تھوک دے تو راجہ اُس کے دونوں ہونٹ کاٹ ڈالے۔ (۸/۲۸۲)

(۸) اگر وہ بال پکڑے۔ تو اُسکے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے اگر پاؤں۔ داڑھی۔ گردن کو پکڑے۔ تو بھی اُسکے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالنے چاہیئیں (۸/۲۸۳)

(۹) اگر کوئی لڑکی کسی برہمن سے بھوگ کرے تو لڑکی کو کوئی سزا نہیں دینی چاہیئے۔ لیکن اگر وہ کسی دوسرے کی برائی کرے تو اُسکو گھر میں قید رکھے۔ (۸/۳۶۵)

(۱۰) اعلیٰ ذات کی لڑکی سے زنا کرنیوالا نیچ کل اپتن مرد واجب القتل ہے۔ لیکن اونچی ذات کا زنا کرنیوالا واجب القتل نہیں ہے۔ بلکہ وہ لڑکی والدین کو کچھ معاوضہ دیدے۔ (۸/۳۶۶)

(۱۱) برہمن کا سر مونڈنا اُسکے قتل کے برابر ہے۔ مگر دوسرے ورنوں کا قتل ہی اصلی قتل ہے۔ (۸/۳۷۹)

(۱۲) برہمن خواہ دنیا بھر کے بھی پاپ کرتا ہو۔ مگر اُسکو قتل کی سزا نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ اُسکو اُسکی تمام جائداد کے ساتھ اپنے راج سے نکال دے۔ (۸/۳۸۰)

(۱۳) برہمنوں کے قتل سے بڑھکر دنیا میں کوئی گناہ نہیں ہے اسلیئے راجہ برہمن کے قتل کا کبھی دلمیں بھی خیال نہ کرے (۸/۳۸۱)

(۱۴) اگر کوئی برہمن کسی کھشترانی یا ویشانی سے اُس کے گھر میں برائی کرے تو اُسکا سر بھی نہیں مونڈنا چاہیئے۔ بلکہ معمولی جرمانہ کرکے چھوڑ دینا چاہیئے۔ (۸/۳۸۲)

(۱۵) اگر کوئی کھشتری یا ویش کسی شودرانی سے اُسکے گھر میں بدی کریں تو واجب القتل نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہزار پن جرمانہ کافی ہے (۸/۳۸۳)

(۱۶) اگر کوئی برہمن گھر سے باہر کسی کھشترانی۔ ویشانی یا شودرانی سے مُنہ کالا کرے تو صرف پانچسو پن جرمانہ کافی ہے۔ اگر کسی نیچ یا چنڈال عورت سے برائی کرے تو ہزار پن جرمانہ ہونا چاہیئے (۸/۳۸۴)

(۱۷) شودر خواہ زرخرید ہو۔ خواہ نہ مگر اُس سے خدمت کروانی چاہیئے۔ کیونکہ برہما نے شودروں کو برہمنوں کی خدمت کے لیئے ہی پیدا کیا ہے۔ (۸/۴۱۳)

(۱۸) شودر خواہ غلامی سے آزاد بھی ہوجائے مگر وہ خدمت کے کام سے نہیں چھوٹ سکتا۔ اسلیئے برہما نے اُسکو پیدا ہی اس کام کے لیئے کیا ہے۔ (۸/۴۱۴)

(۱۹) برہمن جب چاہے شودر کا مال ودولت چھین لے۔ کیونکہ شودر کیلیئے مال جمع کرنا ممنوع ہے۔ (۸/۴۱۷)

(۱۹) وہ لڑکا جو برہمن کسی شودر عورت سے پیدا کرتا ہے زندہ بھی مردہ سمجھا گیا ہے۔ (۹/۱۷۸)

(۲۰) اگر کوئی شودر اپنی ہمدردی کوشش سے اعلیٰ ذاتوں کے کامونکو کرنے لگجائے۔ تو راجہ کو چاہیئے۔ کہ ایسے شودر کے تمام مال و اسباب کو ضبط کرکے ملک سے نکالدے (۱۰/۹۶)

(۲۱) اگر کوئی شودر دوجوں کی خدمت نہ کرسکے تو اُسکو چاہیئے کہ دوسرے ادنیٰ قسم کے کام کرکے اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالے (۱۰/۹۹)

(۲۲) شودر کو چاہیئے کہ اپنی گذارہ کیلیئے کھشتریوں کی سیوا کرے کسی دولتمند ویش کی سیوا کرکے گذر اوقات کرے (۱۰/۱۲۱)

(۲۳) جس شودر کو کمتی کی خواہش ہو۔ وہ برہمنوں کی سیوا کرے کیونکہ اُسکا یہ کہنا کہ "میں برہمن کا سیوک ہوں" اُسکو کمتی دینے والا ہے (۱۰/۱۲۲)

(۲۴) شودر کیلیئے برہمنوں کی سیوا سے بڑھکر دوسرا کوئی ثواب کا کام نہیں ہے۔ اسکو چھوڑکر وہ جو کچھ بھی کرتا ہے سب فضول ہے (۱۰/۱۲۳)

(۲۵) دوجوں کو چاہیئے کہ وہ شودروں کو بچا کھچا کھانا۔ پرانے کپڑے۔ دھانوں کا بھوسہ۔ اور پھوٹے ہوئے برتن دیں (۱۰/۱۲۵)

(۲۶) شودر کے لیئے دوجوں کا کوئی دھرم نہیں ہے اُنکو دوجوں کے سنسکارونکی بھی اجازت نہیں ہے وہ دھرم سے بالکل دور ہیں (۱۰/۱۲۶)

(۲۷) شودرونکو چاہیئے کہ وہ دوجوں کی محبت سے فائدہ اُٹھائیں مگر انکو وید منتروں کے پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہی اُنکے لیئے تعریف کی بات ہے (۱۰/۱۲۷)

(۲۵) شودر خواہ کیسا ہی لائق ہوجائے۔ مگر اسکو دولت جمع کرنیکی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ دولتمند شودر برہمنوں کی طاقت کو نقصان پہنچاتے ہیں (۱۰/۱۳۰)

قوانین منوں میں سے مذکورہ بالا چند قوانین محض اسلیئے پیش کیئے گیئے ہیں۔ تاکہ ان مسلمانوں کو جو اپنے "برہمن الاصل" ہونے کے گھمنڈ میں کسی مسلمان پر "شودر" اور کسی پر "آرائین" ہونیکا طعنہ مار رہے ہیں۔ یہ پتہ لگ سکے۔ کہ اُنکے جد امجد منو مہاراج نے انسانوں کے اس طبقہ کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا ہے جس طبقہ میں سے اسلام پاک کی اخوت ومساوات وحریت کی تعلیم نے حبشی غلاموں تک کو بادشاہ بلکہ شہنشاہ بنا دیا تھا۔ وہ اسلام جس نے کالے اور گوری کی تمیز کو اُڑا دیا۔ وہ اسلام جس نے برہمن اور شودر کو ایک سطح پر کھڑا کردیا۔ وہ اسلام جس نے غلام بلکہ غلاموں کی اولاد کو "برہمن الاصل" قوم کے راجوں اور مہاراجوں کا بادشاہ بنا دیا۔ وہ اسلام جس نے قوم کے حکمرانوں کے سر کو حبشی غلاموں کی دہلیز پر جھکا دیا۔ وہ اسلام جس نے "شودروں" کے طبقہ میں سے بہت سے انبیاء ورسل کو مبعوث کیا۔ وہ اسلام جس نے "شودروں" میں سے بڑے بڑے خلفاء صلحاء علماء وفضلا کو پیدا کیا۔ آج وہی اسلام پاک "برہمن الاصل"

ہندوؤں کی چھوت چھات کی سپرٹ کو منو کے قوانین کی اخوت ومساوات وحریت کی سپرٹ سے ملانے اور مسلمان کہلانے والے برہمنوں کی ذہنیت کا اندازہ لگانے کے لیئے ہم نے منو کے قوانین کا مطالعہ کیا۔ ہمارے ہندو بھائی بھی اس کا مطالعہ کریں۔ ایڈیٹر

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماجی گیتا کو جواب دے رہے ہیں

ابھی چند ہی دنوں کی بات ہی کہ آریہ دوست کرشن جی مہاراج کو بھگوان کرشن پکارتے ہوئے تھکتے نہ تھے۔ مگر ابھی اس بات کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ اب آریہ دوستوں نے گیتا کے خلاف آواز بلند کرنی شروع کردی ہے چنانچہ یہ مضمون آریہ سماج کے مشہور لیڈر ماسٹر درگا پرشاد کا لکھا ہوا ہے اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آریہ دوست گیتا کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہماری خیال میں وہ زمانہ دور نہیں جب آریہ دوست سوائے ستیارتھ پرکاش کے اور کسی کتاب پر اپنا انحصار نہیں رکھتے تھے ؛

سناتن دھرم پرکاش نامی ماہواری اردو رسالہ بابت ماہ مئی ۱۹۱۵ء میں ایک صاحب بابو جودھیا پرشاد میری نسبت لکھتے ہیں۔ کہ "گیتا کسی ویدک دھرمی کی نہیں۔ بلکہ بدھ کی بنائی ہوئی ہے۔ زیادہ حصہ کسی ناستک کا بنایا ہوا ہے"۔ یہاں پر یہ کہنا ضروری ہے کہ آنصاحب کو معلوم نہیں۔ کہ میں نے کیا کہا تھا۔ سنی سنائی بات پر تحریر کرتے ہیں۔

اب جو آپ کہتے ہیں۔ وہ بھی بے معنی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی کچھ خبر رکھنے والا نہیں کہتا۔ کہ بدھ نے کوئی کتاب بنائی ہے۔ یہ بات صحیح ہے۔ کہ ویدک دھرم کو ماننے والا گیتا کی تعلیم قبول نہیں کرسکتا۔

جب تمام ہندوؤں میں گیتا نہیں پھیلی۔ تو مغرب میں اسکا جانا کچھ معنے نہیں رکھتا۔ شو۔ کالی۔ گنیش رام کے پوجنے والے اسکو نہیں مانتے۔

یہ تو صرف گوکلیہ گوسائیں لوگوں نے ہندوؤں کو اپنے جال میں پھانسنے کے لیئے کسی سے بنوالی ہے۔ کیونکہ اس سے انہیں لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ اور کوئی نہیں یہ بھی کہنا کہ گیتا دنیا کا یا کم از کم ہندوؤں کا مستقبل مذہب بنے گی۔ درست نہیں۔ کیونکہ جسقدر ہندو لوگ تعلیم یافتہ ہوتے جاتے ہیں۔ اسکو ترک کرتے جاتے ہیں۔ یہ دعوی کہ گیتا کی تعلیم سے دنیا کے میدان میں جدوجہد کرتا ہوا انسان برہم پد کو حاصل کرسکتا ہے ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ مہاراج ارجن بقول مہابھارت کچھ عرصہ کے لیئے نجات سے بھی دور رہے۔

یہ بھی غلط ہے کہ آریہ سماجیوں کا ویدک دھرم گیتا کی اعلیٰ تعلیم کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ وید تمام آریہ لوگوں کی دھرم پستک ہے۔ اسکے معنی بعض مختلف سمجھکر کچھ کا کچھ ماننے لگتے ہیں۔ دوئم آنصاحب بغیر وید کا مطالعہ کرنے کے کہتے ہیں کہ اس کا مذہب گیتا سے ہیچ ہے۔ یہ ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ ایک وکیل بغیر مسل دیکھنے کے کسی مقدمہ پر اپنی رائے قائم کرے۔ گیتا کی تعلیم خوفناک اور لوگوں سے گناہوں کو کرانیوالی ہے۔ اس سے ہندو جو اسکو مانتے ہیں ادنے ہوگئے۔ اور جب وید مانتے تھے۔ دنیا میں اعلیٰ تھے۔ گیتا کی زبان آسان ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ مگر اسکے خیالات خلافِ اوراک ہیں۔ پنڈت آریہ منی نے گیتا کا ترجمہ کیا ہے مگر اسپر تمام آریہ لوگوں کو ملزم نہیں بنا سکتے۔ تمام مقدمہ خون میں فعل کنندہ ہی ملزم گردانا جاتا ہے نہ اسکی تمام قوم۔ پنڈت منی رام اپنے ترجمہ کے آپ ذمہ دار ہیں۔ یہ افسوس ہے کہ لوگ وید کو چھوڑ گیتا پڑھتے ہیں۔ مگر وہ اشخاص کم ہیں۔

یہ بھی غلط ہے کہ گیتا کی قلعی کھولنے سے دیگر مذہبی کتب کی قدر جاتی رہیگی۔ اسکے برخلاف ویدوں کی نندا یعنی ہجو جو گیتا کرتی ہی۔ اسکی حقیقت ظاہر ہونے پر دور ہو جائیگی۔

یہ تقریباً فرضی ہی کہ گیتا کا درجہ ویدوں سی کسی صورت میں کم نہیں۔ یہ ایک عجیب خیال نکلا۔ لاہور میں سناتن دھرم کے سالانہ جلسہ پر ویدوں کی سواری نکالتے ہیں۔ کبھی گیتا کی سواری نہیں نکالی۔ اگر گیتا کا درجہ بلند ہوتا۔ تو اسکی ہی سواری نکالتے۔ اور حضرت کا یہ کہنا کہ بھگوان کرشن کی شرن میں جانیوالوں کو ابھے دان دینا ایسا زبردست ہی کہ کسی الہامی کتاب میں نہیں ملیگا۔ بالکل عقل کے خلاف ہے کیونکہ مہاراج کرشن خود جراسندھ کے خوف سے متھرا سی جلاوطنی کر گئے۔ اور جب دوارکا تاخت و تاراج ہوئی۔ تو خوف کے مارے جنگل میں بھاگ گئے۔ اب بتلایئے۔ کہ جو اپنے آپکو نہیں بچا سکتا۔ وہ اوروں کو کیا بچائیگا۔ حملہ آوروں نے مہاراج کے مندر واقع متھرا مسمار کردیئے انکو نہ تو مہاراج بچا سکے اور نہ انکے چیلے۔ پھر ابھے دان کا کیا ذکر کرنا ہی۔

جو شلوک اسکے ثبوت میں لکھے۔ کہ گیتا ناستک کی بنائی نہیں وہ واقعہ کے برخلاف سکھلاتے ہیں۔ لیکن ایشور ان مایا کے سب بندوں کو بقول گیتا اسقدر چکر دیرہے ہیں۔ گویا وہ آدمی ایک جنتر پر چڑھے ہیں۔ مگر یہ بالکل غلط ہی۔ ہماری شاستروں کی رو سے ایشور نے لوگوں کو خود مختار بنایا ہی۔ اسی وجہ سی انکو کرم کا پھل پانا ہوتا ہی۔ ورنہ وہ کرم پھل سی مبرا ہوتے اگر وہ چکر پر چڑھائے ہوتے۔ تو وہ اپنے کام کے جوابدہ نہیں ہوسکتے۔ گیتا کا یہ شلوک کہ اگرچہ میں اجنما ہوں۔ یعنی پیدا ہونیوالا نہیں ہوں اور مخلوقات کا ایشور یعنی خدا ہوں۔ تو بھی میں اپنی پرکرتی یعنی اپنی اور گیان سے اوتار دھارن کرتا ہوں۔ کچھ تعریف کے لائق نہیں کیونکہ اپنے منہ بڑا بننے سے کیا فائدہ۔ مہاراج کرشن جی کو زندگی میں راج تلک تک بھی نہیں ہوا۔ شکر ہی کہ تعلیم گیتا تعلیم یافتہ لوگوں کے نزدیک ہیچ ہوتی جاتی ہی۔ اور وہ دن دور نہیں۔ کہ اسکا ورد ہندو مطلق ترک کردینگے۔

اب چند اسور یہاں گیتا سی پیش کیئے جاتے ہیں۔ جس سے واضح ہوگا۔ کہ اسمیں (۱) ویدوں کی ہجو۔ (۲) بزرگوں کی بیعزتی کی تعلیم اور بہت سے خلافِ اوراک مسائل درج ہیں۔

۱۔ گیتا ویدوں کی ہجو کرتی ہی:۔ مثلاً ادھیائے دوم۔ شلوک ۴۲ سے ۴۶ تک دیکھو۔ لوگ جو وید کے جھگڑوں میں لگے ہوئے ہیں۔ پھولدار زبان بولتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس سے (ویدسے) بڑھکر اور کچھ نہیں۔ جو عملدار برہمن ہی۔ اس کا ویدوں سے ویسا ہی تعلق ہی۔ جیسا کہ آدمی کا اس چھپر یعنی جائے نشیب سے جسمیں ہر طرف سی پانی بہ گرا گیا ہی۔ دیکھئے ویدکے جاننے والونکو بیعقل کہا۔

۲۔ گیتا بزرگوں کی بیعزتی کرنا سکھلاتی ہی:۔ مہاراج ارجن نے اپنے بزرگوں کو مارنیوالے کو۔ چور۔ اچکے کہا جیسا کہ لفظ "اتائی" کے معنی ہیں۔ مہاراج بھیشمہ جی وغیرہ آدمی السے نہ تھے۔ جنکی نسبت ایسے سخت الفاظ لکھے جائیں دیکھو ۳۸ شلوک جہاں لکھا ہی کہ طمع سی انکی عقل ماری گئی ہی۔ ہماری شاستر میں ماتا پتا اور اُستاد کی عزت کرنی چاہیئے۔ مہاراج کرشن چندر کا مہاراج ارجن سی انکے بزرگوں کا نہایت درجہ تعلیم ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

کیا آریہ ایشور پرست ہیں؟

گذشتہ سے پیوستہ

(از قلم مولوی عمر الدین شملوی)

جسپر وہ ازل سے قائم ہے۔ لیکن اگر آج کسی وجوہات کے باعث پانی بھاپ بن جائے پھر بادل بن جائیں اور وہ مینہ کی صورت میں پھر برس کر تالاب کو بصورت اول بھر دے تو ہم کو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ پانی۔ بھاپ بادل۔ بارش کوئی بھی قدیم حالت نہیں ہے کیونکہ پانی فنا ہو کر بھاپ بنا۔ بھاپ فنا ہو کر بادل بنا۔ بادل بارش کی صورت میں فنا ہو گیا اور بارش نے پھر تالاب بھر دیا اب اگر ان حالتوں میں سے ایک حالت بھی قدیم ہوتی تو اپنی حالت پر قائم رہتی۔ ہرگز ممکن نہ تھا کہ مادہ کی حالت آبی جس میں وہ قدیم سے تھا وہ حالت فنا ہو جاتی اگر کہو کہ قدیم حالت بھی فنا ہو سکتی ہے مگر مادہ فنا نہیں ہوتا تو یہ قطعی خلاف واقعہ امر ہے کیونکہ صفت کا ناش موصوف کے فانی ہونے کی قطعی دلیل ہے کیونکہ اگر کسی چیز کی کوئی صفت ناش ہو جائے تو اس کا یہی نتیجہ ہے کہ وہ چیز خود فانی ہے۔

دوسری دلیل عقلی

ہم یہاں ایک اور عقل دلیل حدوث مادہ کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں جو یہ ہے کہ مادہ محدود ہے اور محدود قدیم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ محدود ایک حالت پر قائم نہیں رہ سکتا۔ ایک محدود چیز اگر جانب مشرق فی گھنٹہ ۱۰۰ میل کی رفتار سے جا رہی ہے تو ایک دوسری طاقتور چیز جو اسکی رفتار کو کم کر سکتی ہے یا اسکی حرکت کو قطعاً بند کر سکتی ہے پس اس صورت میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر اسکی حرکت قدیم ہوتی تو وہ حرکت سے باز نہ رہتی اور کسی صورت میں اس کی رفتار میں خلل نہیں پڑ سکتا تھا۔ مگر محدود کیلئے یہ عارضہ لازمی ہے۔ اسلئے ماننا پڑا کہ محدود مخلوق ہے۔

پھر ہم ایک اور طور سے بھی محدود کے حادث ہونے کو عقلاً ثابت کر دیتے ہیں فرض کرو ایک چیز محدود طاقت نہیں اور مشرق کی طرف منہ کیئے کھڑی ہے اب اگر وہ چیز قدیم ہے تو اس کا منہ ہمیشہ مشرق کو رہے گا کوئی طاقت اسے مشرق سے مغرب کو نہیں کر سکتی۔ لیکن یہ بالبداہت خلاف واقعہ ہے کیونکہ ایک محدود ہستی کو ایک اُس سے زیادہ طاقتور چیز اسکا منہ پھیر کر بآسانی جانب مغرب کر سکتی ہے۔ فلاسفروں نے تو ثابت کیا ہے کہ تمام کرہ ارض کو چکر دیا سکتا ہے۔ اور ہم یہ روز دیکھتے ہیں کہ تمام محدود چیزیں تغیر و تبدل کے تابع ہیں اسلیئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ محدود مخلوق ہے۔

آریہ سماج کو یہ اصل یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر حادث کی یہ شناخت ہے کہ وہ متغیر ہوگا اور دنیا جہان میں جسقدر چیزیں ہیں وہ سب حادث ہیں اور متغیر ہیں اور اگر اس اصل کا انکار ہو تو وہ ہمیں کوئی قدیم چیز دکھائیں جو متغیر ہو لیکن ایسی کوئی مثال نہیں مل سکتی مگر ہم کہتے ہیں کہ آریہ سماج کے نزدیک دنیا اور ما فیہا مخلوق ہے پھر ان تمام اجسام میں سے وہ کونسا جسم ہے جو متغیر ہونیوالا نہیں یا جس پر کل من علیہا فان عمل ہر لحظہ نہیں ہو رہا۔ پس اس تجربہ سے ہی ثابت ہو گیا کہ کائنات عالم کی کوئی چیز بھی قدیمی نہیں ہے۔

اب ہمارے سماجی دوست کا سوال قطعی طے ہو گیا کیونکہ ہمارے ذمہ صرف یہی حق تھا کہ ہم ثابت کریں کہ عالم بمع اجزا خود مخلوق ہے اور یہ ہم نے دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے ثابت کر دیا ہے۔ اب یہ ماننکر کہ ہاں مادہ عالم بھی مخلوق ہے یہ سوال کرنا کہ خدا نے اسے کس طرح بنایا ہوگا کہاں سے بنایا ہوگا بالکل مہمل بات ہے البتہ ہم اپنے آریہ دوست کی خاطر اس سوال کا بھی ایک جواب دیتے ہیں۔ پنڈت صاحب نے لکھا ہے کہ یا تو خدا نے مادہ اپنے وجود میں سے پیدا کیا یا یہ قدیم ہے اور نیست سے ہست کیا۔ اگرچہ آریہ سدھانتوں کی رو سے خدا میں سے بھی ماہ کی پیدائش مانکر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ سوامی دیانند نے آگ میں سے پانی کی پیدائش مانی ہے حالانکہ یہ دونوں چیزیں متضاد ہیں۔ پس اگر خدا میں سے فانی اور جڑ مادہ پیدا ہو گیا تو کون سی تعجب کی بات ہے۔ اور ہندو دوستوں کا اکثر حصہ اسی عقیدے کا پابند ہے مگر ہمیں اس پہلو پر گفتگو فضول ہے نہیں کیونکہ ہم خود اس عقیدے کے منکر ہیں۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ مادہ قدیم سے یہ خلقت ہوئی ہو یہ بھی غلط کیونکہ قدیم سے مادہ جس ایک حالت میں پنڈت صاحب تسلیم کریں ہم اس حالت سے کسی اور حالت کے پیدا ہونے کو ناممکن ثابت کر چکے ہیں۔ اب تیسری صورت باقی ہے جو یہ ہے کہ نیست سے ہست ہوا مگر اسپر پنڈت صاحب کو تو یہ اعتراض ہے کہ یہ محال ہے مگر ہماری نزدیک یہی درست ہے اور اسمیں ہمیں کوئی محال نظر نہیں آتا۔ سوامی دیانند جی مہاراج نے رگ وید آدی بھاش بھومکا میں پیدائش عالم کے مضمون میں صاف اقرار کیا کہ ابتدا آفرینش میں پرکرتی بھی نہ تھی بلکہ صرف خدا کی قدرت تھی اس قدرت سے ہی خدا نے پرکرتی کو پیدا کیا اور اور پرکرتی سے تمام مخلوقات کو بنایا اور کس عجیب طور سے بنایا سوامی جی فرماتے ہیں کہ خلا میں ہوا پیدا کی اس ہوا سے آگ پیدا کی اور اس آگ میں سے پانی پیدا کیا اور پانی سے مٹی۔ مٹی سے تمام مخلوقات۔ آگ سے پانی کی پیدائش کو سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سملاس میں بھی بصفحہ ۲۷۷ ذکر کیا ہے اب جس خدا کی یہ قدرت ہے کہ آگ میں سے پانی پیدا کر دے۔ نیستی سے ہستی اسکے لیئے کر دینا کوئی بڑی بات ہی نہیں بلکہ اس نے نیستی سے ہستی اور ہستی سے نیستی کر دی۔ پہلے تو پرکرتی کو اپنی قدرت سے ہست کیا پھر اس پرکرتی میں سے آگ اور آگ میں سے پانی آگ کی گرمی کو ناش کر کے پانی کی برودت کو ہست کیا یہ ہے خدا کی قدرت اور اس کی اس قدرت کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

نور بک ڈپو کی نہایت مفید کتابیں

سوانحعمری حضرت باوا نانک :- یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے۔ جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو مذہب کے کل عقائد باطلہ کا رد کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا ہے کہ اسوقت اگر کوئی اس نیلگون آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے شروع پیدائش سے لے کر تادم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ۔ معرفت کا دریا۔ روحانیت کا چشمہ۔ اسلام کا نور۔ اسوقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں۔ جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خدا کے نام امر دین کی منادی کرانے والے چند بھی خواہ اٹھیں جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو لکھوں اور آریوں میں تقسیم کر دیں امید کہ انشاء اللہ جلدی کتاب چھپکر آجائیگی۔ ۱۸×۲۲ کے سائز پر ۲۴۰ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت ہی اعلیٰ۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲

KHILAFAT LIBRARY

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم :- اس بینظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ تحریر فرماتے ہیں "میں نے ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا۔ مجھے بہت ہی پسند آئی اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے"۔ (دستخط نورالدین خلیفۃ المسیح) علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس پر بہت ہی عمدہ ریویوز کئے ہیں مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی حالت تمدنی۔ ملکی مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو دیدرامائن مہابھارت کا ہو بہو عکس ہے قیمت صرف ۸ر۔

آریہ دھرم کا پول :- یہ وہی بینظیر مختصر اور جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے۔ اول ۱۹۱۱ء میں اس کا پہلا ایڈیشن چھپا۔ اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا۔ اس بینظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی۔ کہ ایک معزز مکرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپیاں خرید کر اپنے دوستوں میں مفت بطور تحفہ تقسیم کیں قیمت صرف ۱ر دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ایسی بے نظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی :- پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بے نظیر کتاب ہے۔ آج جسکا گھر گھر چرچا ہے۔ اور جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش ہے۔ قیمت صرف ۱ر

سومنگلا :- ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول جسکا روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن رد تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیوں تناسخ کی برے سے برے نتائج کو ایسے پیرائے میں دکھایا گیا ہے۔ جس کو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی لے کر بیٹھے۔ تو ختم کئے بغیر چین نہیں آتا۔ قیمت صرف ۰ر۲ر۔ بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب نے کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ برائے امراض چشم بیا دمفید است۔ یہ سرمہ دھند جالا پھولا پڑوال سیل سرخی اور ابتدائے موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بیمار مفید ہے قیمت سرمہ اعلیٰ ۱ قسم دوم ۱/۲ عصر تولہ۔ اصلی ممیرا قیمت فی تولہ ۱/۲ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ جسکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں اس کیلئے مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء۔ نافع ورع مشتہی طعام قاطع بلغم اور ریاح دافع بواسیر وجذام واستسقاء وزردی رنگ و تنگی نفس ودق دشیخوخیت دفاد بلغم وقاتل کرم شکم مقتت سنگ گردہ ومثانہ ومسلس البول وسیلان منی وبیوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ۔ قسم اول عصر قسم دوم ۸ر آٹھ آنے فی تولہ۔

کلاہ اور لنگیاں

ہر قسم لنگیاں مشہدی۔ پشاوری اور بادامی سیاہ۔ سفید ماشی ریشمی۔ سوتی۔ لٹری ململ اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں یہ بیش بہا طلا ہم آزمائشاً ایک شیشی صرف ۸ر کو دیتے ہیں معجون طلسمی اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی بکس عصر ر

طلائے طلسمی۔ یہ کمزوری دور کرنے کے لئے بے نظیر چیز ہے خواہ کسی باعث سے ہو۔ اعصاب وغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عصر ر

سرمہ سلیمانی اس کے استعمال سے دھند جالا پھولا صعف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہو جاتا ہے قیمت فی تولہ ۸ر۔

سنون دندان :- دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنیوالا دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانیوالا قیمت فی بکس ۱/۲ ر

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ۔ بلب گڈھ (دہلی)

ٹریکٹوں کا سلسلہ

ایک روپیہ چار آنہ کے یکصد ٹریکٹ

۱۲ لاکھ ٹریکٹ — دفتر نور سے منگوا کر آریہ اور سکھوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کرو۔ — ۱۲ لاکھ ٹریکٹ

عیسائیوں نے کروڑہا چھوٹے ٹریکٹ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں میں تقسیم کئے اور کر رہے ہیں۔ ان کے مذہب کی ترقی کیلئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی اشاعت بہت بھی مفید ثابت ہوئی۔ اسی طرح آریہ لوگ بھی چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ مسلمانوں کو بدراہ کرنے کیلئے کمربستہ ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ گورو کل کے طلباء کو جو محض اسلام کے برخلاف تیار کیا جا رہا ہے۔ اور یقیناً مسلمانوں کی آنکھیں اسوقت کھلیں گی۔ جب یہ فوج یکدم اسلام پر ہلہ بول دیگی۔ ابھی اس سال سے ہی بنارس میں ایک باقاعدہ سوسائیٹی تیار کی گئی ہے جس نے مسلمانوں کے خلاف ٹریکٹ لکھنے کیلئے ۵۴۸ روپیہ خرچ کئے ہیں دوسری طرف اس کے مقابلہ میں ہماری تیاری کچھ بھی نہیں ہے اور ہماری خاموشی اور بے حسی اس امر پر دال ہے کہ گویا ہم میں جان اور احساس کا مادہ بالکل نہیں رہا۔ دوسری طرف سندھ میں ہم نے ایک ٹریکٹ باوا نانک کے متعلق شائع کیا۔ تو اسکے جواب میں آریوں اور سکھوں کیطرف سے چار ضخیم ٹریکٹ لکھے گئے۔ جنکا اثر آپ اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس سے اندازہ لگالیں۔ کہ ہمیں کام کرنیکی کسقدر ضرورت ہے دنیا میں زندہ رہنے کیلئے ہمیں کسقدر جدوجہد کی ضرورت ہے اب زمانہ سستی اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنے کا نہیں رہا۔ اب ضرورت ہے کہ ہم کمر ہمت باندھ کر میدان میں نکلیں۔ اور اشاعت اسلام کیلئے اپنے تن من اور دھن کو نثار کریں فی الحال دو ٹریکٹ دفتر نور سے شائع ہوئے ہیں

۱ حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں (۲) آریہ دھرم میں مکتی ناممکن۔

یہ ہر دو ٹریکٹ کمال محنت اور دماغ سوزی سے لکھے گئے ہیں۔ اور ان ٹریکٹوں کی اشاعت سے صرف ہمیں ترقی اسلام اور اشاعت دین متین مطلوب ہے اسلئے محض اصلی خرچ پر فروخت کئے جائینگے یعنی یکصد ٹریکٹوں کیلئے صرف ۱ روپیہ اور اسطرح انشاء اللہ تعالیٰ ہر ماہ میں دو ٹریکٹ شائع ہونگے ناظرین کرام کو چاہئے۔ کہ اس کار خیر میں خاک رکا ہاتھ بٹائیں اگر نور کے خریداران میں یکصد ٹریکٹوں کے باقاعدہ خریدار پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ ایک سال میں ۱۲ لاکھ ٹریکٹ اشاعت اسلام سکھوں اور آریوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ اگر دوست ہمت کریں تو عیسم ماہوار یکصد ٹریکٹوں کیلئے ایک بہت ہی قلیل رقم ہے اور اس سال بھر میں ۱۲ لاکھ ٹریکٹ تقسیم ہو سکتے ہیں اور بفضل تعالیٰ یہ ۱۲ لاکھ ٹریکٹ ہندوستان میں ایک زلزلہ اور دھماکہ پیدا کر سکتے ہیں ان ٹریکٹوں کی پہلی قسط تیار ہے اوّل حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں (۲) آریہ دھرم میں مکتی ناممکن ہے" دوستوں کو چاہئے کہ بہت جلد اس کار خیر کے لئے خاک رکا ہاتھ بٹانے کیلئے قدم آگے بڑھائیں۔

والسلام

مخلص بندہ محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان

KHILAFAT LIBRARY

عجائبات دنیا میں بنیلی مشین

پہلی مشینوں کی طرح ڈٹ نکالکر میدہ ڈالنا نہیں پڑتا بلکہ اس کے باہر سے میدہ دیتے اور ہنڈل پھیرتے جاؤ۔ ایک گھنٹہ کے اندر دو سیر میدہ کی سیویاں بن جاتی ہیں۔ اور جوان سے بچہ تک بہ آسانی چلا سکتا ہے۔ بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بھی بہت تھوڑی یعنی صرف ۴ علاوہ محصول رکھی ہے وزن صرف ایک سیر۔

موٹی اور باریک دو چھلنیاں اور پرچی ترکیب ہمراہ ارسال ہوگی۔ تاجروں کے واسطے خاص رعایت ہے

نوٹ خریدار اپنا پتہ صاف لکھیں۔

منشی فضل کریم احمدی نزد مہمان خانہ قادیان ضلع گورداسپور

لال شربت

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا لال شربت

۸۱

بچوں کے لئے ایک ہی دوا ہے۔ ماں دینا میٹھا میٹھا لال شربت

شیر خوار بچے کو اکثر بدہضمی رہتی ہے دودھ پیتے ہی قے کر دیتے ہیں۔ پاخانہ کبھی سخت اور کبھی پتلا ہوتا ہے پیٹ اوچا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں لاغر ہو جاتے ہیں۔ دانت وقت پر نہیں نکلتے ہیں۔ غذا جزو بدن نہیں ہوتا۔ ان سب وجوہات سے بچے ہمیشہ کیواسطے کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں لال شربت کے استعمال سے کوئی شکایت نہیں ہونے پاتی۔ اور ہمیشہ کے واسطے لڑکے چست و چالاک رہتے ہیں۔ بچہ کو دودھ کم ہوتا ہو۔ طبیعت سست رہتی ہو۔ بخار آتا ہو۔ غذا ہضم نہ ہوتی ہو۔ تو لال شربت استعمال کرنے سے لاغری جاتی رہے گی۔ دودھ زیادہ ہوگا۔ اور بچے خوشحال رہیں گے۔ پوری حالت کی فہرست جس میں سب سارٹیفکیٹ ہیں۔ وہ درج ہیں منگوا کر دیکھیے

قیمت فی شیشی ۱۲ر۔ محصول ۴ر۔ تین شیشی عمدہ محصول ۱۰ر۔ ادویات ہر جگہ کے تاجروں یا دوافروشوں سے مل سکتی ہیں۔ ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے۔

لال شربت

لال شربت

لال شربت

لال شربت

لال شربت

لال شربت

لال شربت

لال شربت

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ